2022年5月28日ジャング紙ラホール版6面

پیٹرول مزید مہنگا

28مئی ، 2022

عوام کو مزید مہنگائی سے محفوظ رکھنے کی ہر ممکن کوشش کے باوجود ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کی خاطر حکومت کو بالآخر پٹرول اور ڈیزل کے نرخوں میں یکمشت 30 روپے فی لیٹر اضافے کا کڑوا گھونٹ پینا پڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ کے کرتا دھرتا سابقہ حکومت کے آخری دنوں میں معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پٹرولیم مصنوعات پر دی گئی سبسڈی ختم کیے بغیر 900 ملین ڈالر کے قرضے کی قسط جاری کرنے کو تیار نہیں۔ لہٰذا حکومتی اعلان کے مطابق جمعے کے روز سے پیٹرول 179.86 روپے، ڈیزل 174.15، لائٹ ڈیزل 148.31 اور مٹی کا تیل 155.56 روپے فی لیٹر کر دیا گیا ہے۔ تاہم سبسڈی کی شکل میں یومیہ 4 ارب روپے کا جو بوجھ قومی معیشت پر پڑ رہا تھا، اس فیصلے سے اس میں نمایاں کمی آئے گی۔ وفاقی وزیر خزانہ مفتاح اسماعیل کے بقول پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں یہ اضافہ آئی ایم ایف پروگرام کی بحالی اور معیشت کے دیوالیہ نہ ہونے کی ضمانت ہے۔ وزیر خزانہ کے اس بیان سے واضح ہے کہ روپے کے مقابلے میں ڈالر کی قدر اور خام تیل کی قیمتوں میں اضافے کے پیشِ نظر سر دست حکومت کے پاس متذکرہ اقدام کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ پی ٹی آئی کی حکومت جاری رہتی تو اسے بھی آخرکار یہ قدم اٹھانا پڑتا۔ پاکستان میں پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں اب بھی ہمسایہ ممالک بھارت اور بنگلہ دیش سے کم ہیں جہاں پٹرول بالترتیب 252 اور 205 روپے فی لیٹر فروخت ہو رہا ہے۔ عمران خان نے 2018 میں جب وزارتِ عظمیٰ کا منصب سنبھالا تو پیٹرول 95.24 اور ڈیزل 112.94 روپے فی لیٹر تھا۔ اس وقت سے 28 فروری 2022 تک پیٹرول مجموعی طور پر 64.62 روپے اور ڈیزل 58.79 روپے فی لیٹر مہنگا ہوا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ عمران خان نے جب پیٹرول اور ڈیزل کے نرخوں میں کمی کا اعلان کیا تو آئی ایم ایف نے 6 ارب ڈالر کا پیکیج معطل کردیا تھا۔ شہباز شریف کے زیر قیادت نئی اتحادی حکومت بر سر اقتدار آئی اور 45 دن تک غیر یقینی کی صورتحال بر قرار رہی تو پیٹرولیم پر سبسڈی کی مد میں معیشت پر مالی بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔ حکومت اس عمل کو جاری رکھتی تو بیرون ملک سے مہنگی شرح سود پر حاصل کردہ قرضے بے اثر ہو جاتے۔ آئی ایم ایف سمیت اقتصادی ماہرین اور حکومتی حلقوں کے مطابق پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کیا جانے والا 30 روپے فی لیٹر کا یہ اضافہ کافی نہیں اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رکھنے کی ضرورت ہے جب تک اس پر دی جانے والی سبسڈی کی سطح صفر پر نہیں آ جاتی جو مجموعی طور پر 86 روپے فی لیٹر بنتی ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ اپوزیشن کے اقتصادی ماہرین کے نزدیک بھی متذکرہ اقدام نا گزیر ہے۔ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے اور اس کی بڑھتی ہوئی طلب روکنے کے لیے حکومت کے پاس یہ تجویز ہے کہ حالیہ بحران میں ہفتہ وار سرکاری تعطیلات بڑھا کر ان کی تعداد تین کر دی جائے۔ مزید برآں متذکرہ 30 روپے فی لیٹر اضافے سے مہنگائی کی شرح 13 فیصد سے بڑھ کر 20 فیصد تک پہنچ سکتی ہے جسے مد نظر رکھتے ہوئے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ متوقع طور پر سبسڈی صفر پر آ جانے کی صورت میں نہ صرف بجلی کے نرخ بڑھیں گے بلکہ مہنگائی کی سطح 25 فیصد سے تجاوز کر سکتی ہے۔ ٹرانسپورٹ کے کرایوں میں بھی اضافہ یقینی ہے تاہم کسی بھی شعبے میں قیمتوں کو پٹرولیم مصنوعات کے نرخ میں ہونے والے اضافے کے تناسب سے زیادہ نہیں ہونے دینا چاہیے۔ مہنگائی کا زیادہ تر بوجھ غریب دیہاڑی دار مزدور اور ملازمت پیشہ طبقے پر پڑے گا لہٰذا حکومت کے معاشی حکمت کاروں کو کم اور مقررہ آمدنی والے طبقوں کو مہنگائی کے اثر سے حتیٰ الامکان بچانے کے لیے تمام ممکنہ تدابیر جلد ازجلد عمل میں لانی چاہئیں۔